خلاصہ ٔمضامینِ قرآن

چوتھا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ

فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ۞

آیت 92

نیکی کا مظہرِ اوّل ...... محبوب شے کا انفاق

اِس آیت میں رہنمائی دی گئی کہ نیکی کی حقیقت تک رسائی کا ذریعہ ہے اپنی محبوب شے کو اللہ کی راہ میں پیش کر دینا۔ ساتھ ہی واضح کیا کہ اللہ کی راہ میں پیش کردہ ہر مال اورقربانی کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔ اللہ ہمارے ہر فعل سے واقف ہے لہٰذا دکھاوا کر کے نیکی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

آیات 93 تا 95

من گھڑت بات، اللہ کی طرف منسوب کرنا ظلم ہے

اِن آیات میں یہود کے ایک جھوٹ کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔ شریعت محمدی ﷺ میں اونٹ کا گوشت حلال قرار دیا گیا۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھا۔ حضرت یعقوبؑ نے بوجوہ اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت یعقوبؑ کی پیروی میں اونٹ کے گوشت کو ہی حرام قرار دے دیا۔ جب شریعت محمد ﷺ میں اونٹ کے گوشت کو جائز قرار دیا گیا تو اُنہوں نے ایک طوفان اٹھا دیا کہ حرام شے کو حلال کیا جا رہا ہے۔ جواب میں اللہ نے فرمایا کہ اپنی کتاب تورات سے دلیل لاؤ کہ کہاں اللہ نے اونٹ کا گوشت حرام قرار دیا ہے؟ جو لوگ اللہ کی طرف خود ساختہ شریعت منسوب کریں گے وہی ظالم ہیں۔ بہتر ہے کہ بنی اسرائیل جھوٹ بولنا چھوڑ دیں اور اپنے جدامجد حضرت ابراہیمؑ کی پیروی کریں جو اللہ کے سچے فرمانبردار تھے اور اُس کے ساتھ کسی بھی قسم کا شرک کرنے والے نہ تھے۔

آیات 96 تا 97

عظمتِ کعبہ اور فرضیتِ حج

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ کرۂ ارضی پر پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا وہ شہر مکہ میں واقع خانہ کعبہ ہے۔ بقولِ اقبال :

دنیا کے بتکدوں میں ، پہلا وہ گھر خدا کا

ہم اُس کے پاسباں ہیں، وہ ہے پاسباں ہمارا

خانہ کعبہ بڑی مادی و روحانی برکات کا حامل ہے۔ اِس گھر کے طفیل لوگوں کے لیے رزق کے وسیع ذرائع پیدا ہوئے اور روحانی اعتبار سے ایسی بڑی بڑی نیکیوں کے مواقع میسر آئے جن کا اجر بھی کئی گنا زیادہ ملنے کی نوید ہے۔ عام مساجد کے مقابلہ میں یہاں کی نماز کا اجر ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔ یہ گھر تمام جہان والوں کے لیے ہدایت یعنی زندگی کے رخ کی تبدیلی کا ذریعہ ہے۔ اِس گھر میں اللہ کی معرفت کی کئی نشانیاں ہیں اور خاص طور پر مقام ابراہیم کے نام سے موسوم پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے اِس گھر کی دیواروں کو بلند کیا تھا۔ اِس گھر کے اطراف حدودِ حرم ہیں جہاں ہر طرح کا جنگ وجدال منع ہے۔ جو شخص بھی مال، صحت، امن وامان کے اعتبار سے اِس قابل ہو کہ خانہ کعبہ آسکے، اُس پر اِس گھر کا حج لازم ہے۔ جس شخص نے باوجود استطاعت کے اِس گھر کا حج نہ کیا تو ایسا کرنا حقیقت کے اعتبار سے کفر ہے۔ حج و دیگر عبادات بندوں ہی کے لیے باعثِ خیر اور اجر وثواب ہیں۔ اللہ کو بندوں کی عبادت کی قطعاً کوئی حاجت نہیں۔

آیات 98 تا 101

اہلِ کتاب کی مسلمانوں سے دشمنی

اِن آیات میں اہلِ کتاب کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خبثِ باطن کا ذکر ہے۔ اُنہیں ملامت کی گئی کہ کیوں اللہ کی آیات کو برحق جانتے ہوئے بھی اُن کا انکار کر رہے ہو؟ کیوں دینِ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کرتے ہو اور لوگوں کو اِس کی طرف آنے سے روکتے ہو جبکہ تم جانتے ہو کہ یہی دینِ حق ہے؟ اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ اگر تم نے اہلِ کتاب کی بات مانی تو وہ تمہیں ایمان کی پونجی سے محروم کر کے کافر بنا دیں گے۔ ذرا سوچو تم کیسے کفر کرو گے جبکہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول

موجود ہیں جو تمہیں اللہ کی آیات سنا رہے ہیں؟ خوش نصیب وہ ہے جو اللہ سے یعنی اللہ کے کلام سے چمٹ جائے۔ ایسے ہی لوگ ہدایت کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

آیات 102 تا 104

فوز وفلاح کے لیے سہ نکاتی لائحۂ عمل

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو فوز وفلاح کے حصول کے لیے ایک سہ نکاتی لائحۂ عمل دیا گیا ہے۔

i- ہر فرد اپنی انفرادی زندگی میں اللہ کی نافرمانی سے ایسے بچے جیسے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کا حق ہے یعنی زندگی کے ہر گوشے میں اللہ کی اطاعت کرے۔ زندگی کے ہر لمحہ میں اس طرح محتاط رہے کہ اُسے موت نہ آئے مگر یہ کہ حالتِ فرمانبرداری میں۔

ii- اہلِ ایمان اللہ کی رسی یعنی قرآن کی بنیاد پر باہم متحد ہو کر ایک حزب اللہ بنائیں اور باہم تفرقہ سے بچیں۔ طے کرلیں کہ قرآنِ کریم کا پڑھنا، سمجھنا، اُس کے انفرادی احکامات پر عمل کرنا، اُس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کی کوشش کرنا اور اُس کی تعلیمات کو عام کرنا ہی ہمارا مشترکہ مشن ہے۔

iii- قرآن کی بنیاد پر قائم ہونے والی حزب اللہ اب لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کی کوشش کرے، ہر نیکی کو عام کرے اور ہر برائی کو روکنے کی جدوجہد کرے۔ آخر میں نوید عطا کی گئی کہ اس سہ نکاتی لائحۂ عمل پر چلنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

آیات 105 تا 109

روزِ قیامت کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ جو لوگ امتِ مسلمہ میں اختلاف وانتشار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اُن کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا۔ روزِ قیامت انسانوں کے اعمال کا نتیجہ اُن کے چہروں پر ظاہر ہوگا۔ سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے جن کے چہرے سیاہ ہوں گے، اللہ اُنہیں ملامت فرمائے گا کہ تم نے ایمان لانے کے بعد امت میں انتشار پیدا کیا اور ہمارے بتائے ہوئے لائحۂ عمل کو اختیار نہیں کیا۔ نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے اور وہ ہمیشہ ہمیش کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

آیت 110

مقصدِ امت ...... امر بالمعروف ونہی عن المنکر

یہ آیت اِس اعتبار سے انتہائی اہم ہے کہ ہمیں امتِ مسلمہ کے مقصد سے آگاہ کر رہی ہے۔ امتِ مسلمہ کا دنیا میں کام ہی یہ ہے کہ وہ نیکیوں کی دعوت دے، برائیوں سے روکے اور اللہ پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے ہر طرح کے شرک سے اجتناب کرے۔ بقولِ اقبال :

ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے جام رہے؟

اگر امت اپنا مقصد پورا نہیں کرتی تو پھر اندیشہ ہے کہ عذابِ الٰہی سے دوچار ہوگی۔ ترمذی شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْھَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ، اَوْ لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عِقَاباً مِّنْہُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَہٗ فَلَا یُسْتَجَابَ لَکُمْ

”قسم ہے اُس ہستی کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور حکم دیتے رہو گے نیکی کا اور روکتے رہو گے برائی سے ورنہ اندیشہ ہے کہ اللہ تم پر بھیجے گا اپنی طرف سے عذاب پھر تم اُسے پکارو گے لیکن تمہاری پکار کا جواب نہیں دیا جائے گا“۔

آیت کے آخر میں فرمایا کہ یہ ذمہ داری اِس سے قبل اہلِ کتاب کی تھی۔ اُن میں سے چند ہی نے یہ ذمہ داری نبھائی۔ اکثریت اللہ کی نافرمان رہی۔

آیات 111 تا 112

امت ذلیل ورسوا کیوں ہوتی ہے؟

اِن آیات میں اہلِ کتاب کی ذلت ورسوائی کا سبب بیان کیا گیا۔ اہلِ کتاب نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کرنے سے گریز کیا اور دنیا داری کے فتنہ میں پڑ گئے۔ اب وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ البتہ وہ دینِ حق اور اہلِ حق کو مٹا نہیں سکتے۔ جب بھی مقابلہ پر آئیں گے، آخرکار

منہ کی کھائیں گے۔ وہ اللہ کی نصرت ورحمت سے محروم ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ اُن پر ذلت ورسوائی تھوپ دی گئی ہے سوائے اِس کے اللہ ہی کہیں رعایت کردے یا دوسرے لوگ اُنھیں سہارا دے دیں۔ وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوئے اور تباہی اُن کا مقدر بن گئی۔ یہ سزا ہے اُن کے اِن جرائم کی کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہے، انبیاءِ کرامؑ کو ناحق شہید کرتے رہے، اللہ کی نافرمانیاں کرتے رہے اور سرکشی میں حد سے تجاوز کرتے رہے۔ بدقسمتی سے آج یہ نقشہ ہم مسلمانوں کا ہے۔ جو جرائم اہلِ کتاب نے کیے تھے، وہی ہم نے بھی کیے۔ اللہ کا عدل بے لاگ ہے۔ جو ذلت ورسوائی اللہ نے اہلِ کتاب کو دی، آج وہی مسلمانوں کے گلے کا ہار ہے۔ اللہ ہمیں توبہ اور اصلاح کی اور اپنے اصل مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیات 113 تا 115

ذلیل ورسوا اُمت میں بھی صالحین کا گروہ ہوتا ہے

اِن آیات میں اہلِ کتاب کے صالحین افراد کی پانچ صفات بیان کی جارہی ہیں :

i- وہ رات کی گھڑیوں میں اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں۔

ii- وہ اللہ کی بارگاہ میں کثرت سے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اِس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ تہجد گزار ہونے کے باوجود عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

iii- وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں یعنی اُن کی نیکیاں اللہ کی رضا اور آخرت کے اجروثواب کے لیے ہوتی ہیں۔

iv- وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

v- وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اللہ نے مذکورہ صفات کے حاملین کو صالحین اور متقی قرار دیا۔ آج امت مسلمہ کو بھی شرمناک ذلت ورسوائی کا سامنا ہے۔ ایسے میں ہم اللہ کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور اُس کے محبوب بن سکتے ہیں اگر مذکورہ بالا صفات کو اپنے کردار میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

آیات 116 تا 120

اہلِ کتاب دشمن ہیں، اُن سے دوستی مت کرو!

اِن آیات میں اہلِ کتاب کا اہلِ ایمان کے ساتھ بغض وعداوت کا رویہ کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ اہلِ کتاب، دینِ اسلام کا راستہ روکنے کے لیے مال، جان اور اولاد کھپا رہے ہیں لیکن تخریبی کام کے لیے اُن کی یہ قربانیاں ضائع ہوکر رہیں گی اور ناکامی اُن کا مقدر ثابت ہوگی۔ اہلِ ایمان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ اہلِ کتاب سے قلبی دوستی ہرگز نہ کریں۔ وہ اہلِ ایمان کے لیے بربادی ہی کے خواہش مند ہیں۔ اُن کا خبثِ باطن زبان پر ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن جو خباثت اُن کے باطن میں پوشیدہ ہے وہ بہت ہی بڑی ہے۔ وہ بظاہر اہلِ ایمان سے خلوص کا اظہار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں اہلِ ایمان کی کامیابیوں پر پیچ وتاب کھاتے ہیں۔ اہلِ ایمان کو بھلائی نصیب ہوتو اُن کے سینوں پر سانپ لوٹتے ہیں اور اگر اہلِ ایمان کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو خوشی میں آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔ البتہ اگر اہلِ ایمان حق پر استقامت کا مظاہرہ کرتے رہیں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں تو اہلِ کتاب کی سازشیں اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

آیات 121 تا 180

غزوۂ احد پر بھرپور تبصرہ

سورۂ آلِ عمران کی آیات **121** تا **180** میں غزوۂ احد کے حالات وواقعات پر ایک بھرپور تبصرہ بیان ہوا ہے۔ شوال سن ۳ ہجری میں قریش بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے تین ہزار کے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمانوں نے مدینہ سے باہر نکل کر احد کے مقام پر اُن کا مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی ایک ہزار کی تعداد میں سے تین سو منافقین نکلے جو ساتھ چھوڑ کر فرار ہوگئے۔ احد کے میدان میں نبی اکرم ﷺ نے اِس طرح مورچہ بندی کی کہ احد پہاڑ کو اپنے لشکر کی پشت پر رکھا۔ البتہ ایک درہ پہاڑ میں ایسا تھا جہاں سے دشمن حملہ کرسکتا تھا۔ اِس درے پر آپ ﷺ نے پچاس تیراندازوں کو مقرر کیا تاکہ وہ دشمن کو اِس طرف سے نہ آنے دیں۔ ابتدا میں مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور کافر پسپا ہوگئے۔ اِس موقع پر درہ پر موجود ساتھیوں میں سے **35** نے اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہوئے درہ خالی کردیا۔ کفار نے درّہ کو خالی ہوتے ہوئے دیکھا اور اسی کے راستے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کردیا۔ مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ **70** صحابہؓ شہید ہوئے اور نبی کریم ﷺ سمیت کئی صحابہؓ زخمی ہوئے۔ آخرکار نبی کریم ﷺ کے حکم پر صحابہؓ نے پہاڑوں پر چڑھ کر کفار پر تیراندازی کی اور کفار، مکہ کی طرف پلٹ گئے۔

آیات 121 تا 127

اللہ کی طرف سے نصرت کی بشارت

اِن آیات میں اللہ نے اہلِ ایمان سے نصرت کے وعدہ کا ذکر فرمایا۔ اہلِ ایمان میں سے دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کی ہمت افزائی کا تذکرہ کیا جو کفار کی کثیر تعداد اور منافقین کی بے وفائی کی وجہ سے ہمت ہار رہے تھے۔ مزید وعدہ فرمایا کہ اگر اہلِ ایمان نے پامردی کا ثبوت دیا اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے تو اللہ پانچ ہزار فرشتے بھیج کر اُن کی نصرت فرمائے گا اور کفار کو ذلیل ورسوا کردے گا۔

آیات 128 تا 129

ہدایت دینے کا اختیار صرف اللہ کا ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی کفار پر ناراضگی کی طرف اشارہ ہے۔ جب ایک کافر نے آپ ﷺ کے رخسارِ مبارک پر پتھر مارا جس سے آپ ﷺ کے دو دانت شہید ہوگئے اور پورا چہرہ خون آلود ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ (ابنِ ماجہ)

''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلود کردیا جبکہ وہ اُنہیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے''۔

اللہ نے اِس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے نبی ﷺ یہ آپ ﷺ کا نہیں، اللہ کا اختیار ہے کہ جس پر نظرِ کرم کرکے اُسے اسلام کی ہدایت دے اور جسے چاہے عذاب دے۔ اللہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔

آیت 130

سودِ مرکب کی حرمت

سود کی حرمت کا حتمی حکم تو سورۃ البقرہ میں آچکا ہے۔ اِس آیت میں سود کی حرمت کا ابتدائی حکم نازل ہوا جس کی رُو سے سودِ مرکب یعنی سود در سود کو حرام قرار دیا گیا۔ سود کے ذریعہ انسان موجود مال سے مزید مال بنانے کی فکر میں ہوتا ہے جبکہ اُس وقت صورت یہ تھی کہ مسلمانوں کی تحریک جنگ کے مرحلہ میں داخل ہوگئی تھی اور اس مرحلہ کے لیے پہلے سے موجود مال کو بھی اللہ کی راہ میں لگانے کی ضرورت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سود کی حرمت کا ابتدائی حکم دے دیا گیا۔

آیات 131 تا 133

اہلِ ایمان کے لیے قیمتی ہدایات

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو بڑی اہم ہدایات دی گئیں :

i- حرام خوری جس کی ایک صورت سود خوری ہے، انسان کو جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے لہٰذا اس جرم سے بچو۔ جہنم کفار کے لیے تیار کی گئی ہے لیکن اُس میں حرام خور اور گناہِ کبیرہ کرنے والے بدنصیب مسلمان بھی ڈال دیے جائیں گے۔

ii- اللہ اور اُس کے رسول کا کہنا مانو تاکہ دنیا وآخرت میں اللہ کی رحمت حاصل کرسکو۔

iii- مقابلے کا اصل میدان ہے خیر اور بھلائی کے کام۔ اس مقابلے میں ایک دوسرے سے آگے نکل کر اپنے رب کی بخشش اور جنت کے حصول کی کوشش کرو۔ وہ جنت جس کا پھیلاؤ آسمانوں اور زمین کی وسعت کے برابر ہے اور جسے متقیوں کے لیے آراستہ کیا گیا ہے۔

آیات 134 تا 136

متقی کون ہیں؟

اِن آیات میں اُن متقیوں کے چھ اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن کے لیے جنت تیار کی گئی ہے:

i- وہ خوشحالی یا تنگدستی دونوں صورتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ii- وہ غصہ کو دبانے والے یعنی غصہ کے دوران خود کو قابو میں رکھنے والے ہیں۔

ظفر آدمی اُس کو نہ جانیے گا، وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم وذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

iii- وہ لوگوں کو اُن کی زیادتیوں پر معاف کرنے والے ہیں۔
iv- اُن سے جب کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اپنے اوپر زیادتی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اُسے یاد کرتے ہیں۔
v- اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔
vi- جب اپنی کسی غلطی کا علم ہو جائے تو اُس پر اڑتے نہیں بلکہ اعترافِ تقصیر کر کے اصلاح کر لیتے ہیں۔

اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُنہیں اُن کے اعمال کا بہترین بدلہ جنت کی صورت میں عطا فرمائے گا۔ آخر میں فرمایا کہ عمل کرنے والوں کا کیا خوب بدلہ ہے۔ بقولِ اقبال :

جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں
اَے پیکرِ گِل ، کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیات 137 تا 138

حصولِ ہدایت کے دو ذرائع

تاریخ سے عبرت اور آیاتِ قرآنیہ سے فیض

اِن آیات میں دعوت دی گئی کہ زمین میں چل پھر کر، اللہ کی ہدایت کو جھٹلانے والی قوموں کے انجام کو دیکھو اور اس سے عبرت حاصل کرو۔ اللہ کا یہ کلام، اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لیے حق کی وضاحت، سیدھے راستے کی رہنمائی اور دلوں کو نرم کرنے کا سامان رکھتا ہے۔ کوئی ہے جو اِس نعمت کی قدر کرے اور اس سے استفادہ کر کے دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لے؟

آیت 139

مسلمانوں کا عروج ایمان سے مشروط ہے

اِس آیت میں بڑی اہم حقیقت کی طرف رہنمائی دی گئی کہ احد کی وقتی شکست سے مسلمان ہرگز دلگیر نہ ہوں۔ غلبہ مسلمانوں کا ہی ہوگا بشرطیکہ وہ حقیقی ایمان سے بہرہ ور ہوں۔ کلمۂ طیبہ پڑھنے سے ہمیں قانونی ایمان حاصل ہوتا ہے۔ اب ہماری کوشش ہو کہ ہمارا دل بھی نورِ ایمان سے منور ہو جائے۔ بقولِ اقبال :

زباں سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگہ جو مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے نیک لوگوں کی صحبت سے، آیاتِ آفاقی، آیاتِ اَنفسی اور آیاتِ قرآنی پر غور کرنے سے۔ ایمان اگر دل میں ہو تو اِس کا لازمی مظہر انسان کے سیرت و کردار کی پاکیزگی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اللہ ہمیں حقیقی ایمان کی نعمت عطا فرمائے تاکہ دنیا میں پھر سے مسلمانوں کو عزت و غلبہ حاصل ہو۔ آمین!

آیات 140 تا 143

اہلِ ایمان ہمت نہ ہاریں

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو رہنمائی دی گئی کہ احد کی وقتی شکست سے ہمت نہ ہارو۔ اگر احد میں تمہارے 70 ساتھی شہید ہوئے ہیں تو بدر میں کفار کے بھی 70 افراد جہنم واصل ہوئے تھے۔ قوموں پر کامیابیوں اور ناکامیوں کے دور آتے رہتے ہیں۔ مشکل حالات میں طرزِ عمل کھرے اور کھوٹے کو جدا کر دیتا ہے۔ کیا تم نے سمجھا تھا کہ جنت بغیر مشکلات اور قربانیوں کے مل جائے گی۔ اللہ آزمائشوں کے ذریعہ ظاہر کر دے گا کہ کون اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرنے والے ہیں اور کون صرف بھلے وقتوں کے ساتھی ہیں۔ 70 ساتھیوں کی شہادت پر غمگین نہ ہو۔ شہادت ایک سعادت ہے جس کی پہلے تم تمنا کیا کرتے تھے اور اب تم نے قریب سے اپنے ساتھیوں کو یہ نعمت حاصل ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔

آیت 144

وابستگی نبی کی حیات سے نہیں اُن کے مشن سے رکھو

اس آیت میں اہم تحریکی ہدایت دی گئی۔ اس ہدایت کا پس منظر یہ ہے کہ معرکۂ احد کے دوران افواہ پھیل گئی کہ حضرت محمد ﷺ شہید ہوگئے ہیں۔ ایسے میں بعض ساتھیوں نے تلواریں پھینک دیں کہ اب لڑنے کا کیا فائدہ۔ ہدایت دی گئی کہ اہلِ ایمان کی وابستگی نبی اکرم ﷺ کی حیات سے نہیں اُن کے مشن کے ساتھ ہونی چاہیے۔ نبی ﷺ بہر حال انسان ہیں اور اُنہوں نے اِس دارِفانی سے کوچ کرنا ہے۔ کیا اُن کے بعد تم لوگ اُن کے مشن یعنی دین کے غلبہ کی جدوجہد سے کنارہ کش ہوجاؤ گے۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کا نہیں بلکہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

آیت 145

موت کا وقت طے شدہ ہے

اِس آیت میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ ہر انسان کی موت کا وقت اللہ کی طرف سے طے شدہ ہے۔ موت تو اپنے طے شدہ وقت ہی پر آئے گی البتہ دنیا میں انسان کے پاس دو راستے ہیں۔ چاہے تو وہ دنیا کی عارضی اور کم تر لذتوں کا طلب گار رہے یا آخرت کی ابدی اور اعلیٰ نعمتوں کو مقصود بنائے۔ جو جس کی آرزو کرے گا اُسے اُسی میں سے دے دیا جائے گا۔ البتہ آخرت کی نعمتوں کے حصول کے لیے محنت کرنے والے اللہ کے شکر گزار بندے ہیں اور اللہ ضرور اُنہیں بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

آیات 146 تا 148

اللہ والے، اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں

اِن آیات میں فرمایا کہ کتنے ہی نبی گزرے ہیں کہ جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے اللہ کی راہ میں جنگ کی۔ اِن جواں مردوں کو اللہ کی راہ میں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن نہ اُنہوں نے ہمت ہاری، نہ کوئی کمزوری دکھائی اور نہ ہی وہ باطل کے سامنے جھکے۔ اللہ کو ایسے ہی ڈٹ جانے والے محبوب ہیں۔ اُن کی دعا ہمیشہ یہ رہی :

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

''اے رب ہمارے تو بخش دے ہمارے گناہ اور جو بھی ہم نے اپنے معاملات میں زیادتی کی اور تو جما دے ہمارے قدموں کو اور تو ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلے میں''۔

اللہ نے اُنہیں دنیا میں بھی فتوحات سے نوازا، آخرت میں بھی بھرپور اجر عطا فرمائے گا اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وہ اللہ کی محبت سے سرفراز ہوں گے۔

آیات 149 تا 151

کافروں کا مشن ...... مسلمانوں کو ایمان کی دولت سے محروم کرنا

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو خبردار کیا گیا کہ اگر اُنہوں نے کفار کی بات مانی تو وہ اُنہیں ایمان کی دولت سے محروم کرکے ہمیشہ ہمیشہ کے خسارے سے دوچار کردیں گے۔ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا حامی و ناصر اللہ ہے۔ اللہ اِن کافروں کے دلوں میں اُن کے شرک کی وجہ سے مسلمانوں کا رعب بٹھا دے گا۔ وہ دنیا میں بھی ناکامی سے دوچار ہوں گے اور آخرت میں جہنم کی آگ ہی اُن کے لیے ٹھکانہ بنے گی۔

آیت 152

نظم کی خلاف ورزی ...... فتح شکست میں بدل گئی

اِس آیت میں معرکۂ احد میں مسلمانوں کی شکست کی وجہ نظم کی خلاف ورزی بیان کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ نے تو اپنی نصرت کا وعدہ پورا کردیا تھا۔ جب اے مسلمانو! تم کافروں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے، لیکن تم میں سے کچھ کو دنیا کی فتح اتنی محبوب تھی کہ اُنہوں نے اپنے امیر سے جھگڑا کیا، اُس کی نافرمانی کی اور درہ سے نیچے اتر آئے۔ اب اللہ نے کافروں کو تم پر غلبہ دے دیا تاکہ تمہارا امتحان ہو کہ آزمائش کی اِس گھڑی میں کون ڈٹ جاتا ہے اور کون اسلام کے دینِ حق ہونے میں شک کرتا ہے۔ بہر حال اللہ نے نظم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو معاف کیا کیونکہ اللہ مومنوں کے حق میں بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔ اِس آیت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اللہ کی نگاہ میں نظمِ جماعت کی کیا اہمیت ہے؟

آیت 153

مشکلات پر مشکلات کی حکمت

اِس آیت میں اہلِ ایمان پر پے بہ پے پڑنے والی مشکلات کی حکمت بتائی گئی۔احد میں مسلسل شہادتوں کی خبریں اہلِ ایمان کو ملتی رہیں اور صدمہ پر صدمہ آتے رہے۔ صدمات کی کثرت نے اُنہیں رنج کا ایسا خوگر بنایا کہ یہ مشکلات اُن پر آسان ہوگئیں۔بقول غالب :

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

آیت154

موت کا وقت ہی نہیں جگہ بھی طے ہے

اِس آیت میں منافقین کے ایک فتنہ کا جواب دیا گیا۔منافقین نے کہا کہ اگر ہماری بات مانی جاتی اور مدینہ میں محصور ہو کر دشمن کا مقابلہ کیا جاتا تو یوں 70 مسلمان شہید نہ ہوتے۔اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں پر بھی ہوتے تب بھی جن کی موت کا وقت طے تھا وہ مقررہ جگہ پر پہنچ کر جامِ شہادت نوش کرتے۔یہ وقتی شکست تو اللہ نے اِس لیے دی ہے تاکہ تم سب کے باطن میں پوشیدہ دل کی بات زبان پر آکر ظاہر ہوجائے، اگرچہ اللہ خود تو ہر اُس راز سے واقف ہے جو کسی کے سینہ میں ہے۔

آیت155

بزدلی گناہوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ احد کے معرکہ میں جو مسلمان پسپا کر میدان چھوڑ گئے، دراصل اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے شیطان نے اُن میں بزدلی پیدا کردی تھی۔ بہر حال اللہ نے اُنہیں معاف کردیا یعنی اُن کے گناہ بھی معاف فرمائے اور میدانِ جنگ سے فرار کے عمل سے بھی درگزر فرمایا۔

آیات156 تا 158

اللہ کے راستے کی موت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں جان دینے کی فضیلت بیان ہوئی۔اُن منافقین کی مذمت کی گئی جو کہتے تھے کہ اگر ہماری بات مان لی گئی ہوتی تو یوں 70 مسلمان مارے نہ جاتے۔فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، اُن کے لیے عطا کیے گئے انعامات کئی گنا بہتر ہیں اُس مال واسباب سے جو منافقین دنیا میں رہ کر جمع کررہے ہیں۔ پھر ہمیشہ کس نے زندہ رہنا ہے؟ منافقین بھی بالآخر موت کا مزا چکھیں گے اور پھر سب اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے اپنے عمل کا بدلہ پائیں گے۔

آیت159

میرِ کارواں کے لیے ہدایت

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کے مزاج کی نرمی کی تحسین فرمائی گئی اور اِسے اللہ کی رحمت کا مظہر قرار دیا گیا۔اگر نبی اکرم ﷺ مزاج کے تیز اور دل کے سخت ہوتے تو ساتھی آپ ﷺ کے پاس سے بکھر جاتے۔بقول اقبال :

کوئی کارواں سے ٹوٹا، کوئی بدگماں حرم سے

کہ میرِ کارواں میں نہیں خوئے دلنوازی

اِس کے بعد آپ ﷺ کو چند ہدایات دی گئیں، جو ہر میرِ کارواں کے لیے مشعلِ راہ ہیں :

- i- ساتھیوں کو اُن کی غلطیوں پر معاف کردیں۔احد میں ساتھیوں سے بہت بڑی غلطی ہوئی اور فتح شکست میں بدل گئی لیکن پھر بھی اُنہیں معاف کرنے کی ہدایت دی گئی۔
- ii- ساتھیوں کے لیے اللہ سے بخشش طلب کیجئے۔
- iii- معاملات میں ساتھیوں سے مشاورت کیجئے تاکہ اُنہیں احساسِ شراکت ہو۔
- iv- فیصلہ کثرتِ رائے سے نہیں بلکہ اپنی بصیرت سے کیجئے۔
- v- فیصلہ کے بعد اللہ پر بھروسہ کیجئے۔اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہی اللہ کے محبوب ہیں۔

آیت160

فیصلہ کن شے اللہ کی مدد ہے

یہ آیت اِس ایمان افروز حقیقت کو بیان کر رہی ہے کہ فیصلہ کن شے اسباب نہیں اللہ کی مدد ہے۔ اگر کسی کو یہ حاصل ہو جائے تو اُس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اگر کوئی اللہ کی مدد سے محروم ہو جائے تو کسی اور کی مدد، اُسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

آیات 161 تا 163

نبی ﷺ کی دیانتداری اور اخلاص مسلّم ہے

منافقین نے بہتان لگایا کہ نبی ﷺ اپنے ذاتی عزائم اور مفادات کے لیے دوسروں کو استعمال کر رہے ہیں۔ اِن آیات میں اللہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں۔ جو اللہ کی رضا کے سوا کسی اور مقصد کے لیے سرگرمِ عمل ہو اُس پر اللہ کا غضب ہو گا۔ یہ دونوں برابر نہیں۔ ہر ایک کو اُس کے کیے کا بدلہ مل کر رہے گا۔

آیت 164

نبی اکرم ﷺ نے صالحین کی جماعت کیسے تیار کی؟

سورۂ بقرۃ آیات ***129*** اور ***151*** کے بعد اب تیسری بار ایک اہم مضمون اِس آیت میں بیان ہو رہا ہے۔ فرمایا کہ اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ جب بھیجا ایک رسول اُن ہی میں سے۔ اِن رسول ﷺ نے چار وظائف کے ذریعہ بگڑے ہوئے معاشرہ میں سے صالحین کی ایک جمعیت تیار کی جس نے مال و جان کی قربانیاں دے کر ظالمانہ نظام کا خاتمہ کر دیا اور اسلام کا عادلانہ نظام قائم کر دیا۔ آپ ﷺ کے چار وظائف یہ ہیں :

i- آیاتِ قرآنیہ کے ذریعہ لوگوں کو خوابِ غفلت سے نکالنا۔

ii- دعوتِ قرآنی قبول کرنے والوں کا قرآن کے ذریعہ تزکیہ کرنا یعنی انہیں اللہ اور آخرت کے اجر کا طلب گار بنانا۔

iii- قرآن کے ذریعہ اللہ کے احکامات سے آگاہ کرنا۔

iv- دین کی تعلیمات و احکامات کی حکمت سے روشناس کرانا۔

آج اِسی لائحۂ عمل کو اختیار کر کے ہم بھی موجودہ بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کر سکتے ہیں۔

آیات 165 تا 168

احد میں شکست کی وجہ اور حکمت

اِن آیات میں فرمایا اے مسلمانو! احد میں شکست تمہاری نظم کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہوئی۔ اس شکست کی وجہ سے اللہ نے مومنوں اور منافقوں کو علیحدہ کر دیا۔ منافقین نے اِس موقع پر جنگ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تین گنا بڑے دشمن سے جنگ کرنا، جنگ نہیں بلکہ خودکشی ہے۔ اُس روز اُن کا باطن ایمان کے مقابلہ میں کفر سے زیادہ قریب تھا :

ایماں مجھے روکے ہے، جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

وہ خود تو مقابلہ سے فرار ہو گئے اور اب اہلِ ایمان سے کہہ رہے ہیں کہ اگر ہماری بات مانی گئی ہوتی تو یوں مسلمان شہید نہ ہوتے۔ فرمایا کہ تم اپنے اوپر سے موت کو ٹال کر دکھاؤ، اگر تم واقعی سچے ہو۔

آیات 169 تا 171

شہداء کے لیے انعامات

اِن آیات میں اُن سعادت مندوں کے اونچے مقام اور انعامات کا ذکر ہے جو اللہ کی راہ میں جامِ شہادت نوش کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

i- جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں اُنہیں مردہ مت سمجھو۔ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں۔

ii- جو نعمتیں اللہ نے اُنہیں دی ہیں اُن پر انتہائی شاداں اور فرحاں ہیں۔

iii- وہ اپنے اُن ساتھیوں کے بارے میں اللہ کی بشارتیں وصول کر رہے ہیں جو بعد میں شہید ہو کر اُن سے ملنے والے ہیں۔

iv- اللہ اُنہیں اپنی طرف سے مزید نعمتوں اور فضل کی خوشخبریاں عطا فرما رہے ہیں۔

اللہ ہم سب کو شہادت کی موت نصیب فرمائے۔آمین

آیات 172 تا 178

زخموں سے چُور صحابہؓ کی جرأت و بہادری

نبی کریم ﷺ کو اندیشہ تھا کہ کہیں مشرکین اُحد میں مسلمانوں کی شکست سے حوصلہ پا کر مدینہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ مشرکین کا تعاقب کرو۔اگرچہ صحابہؓ زخموں سے چُور تھے لیکن اُنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور آٹھ میل تک مشرکین کا تعاقب کرتے ہوئے گئے۔اللہ نے صحابہؓ کے اِس ایثار کو بہت پسند فرمایا اور اِن آیات میں اِس کی تحسین فرمائی۔راستہ میں صحابہؓ کو ایک تجارتی قافلہ نے مشرکین کی تازہ دستوں کے ساتھ آمد کی خبر دے کر مرعوب کرنے کی کوشش کی لیکن صحابہؓ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ...... ''ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔اللہ نے اِس ایمان اور پامردی پر صحابہؓ کو عظیم اجر و ثواب کی نوید سنائی اور اُن مشرکین کے لیے جنہوں نے دنیا کے گھٹیا اور عارضی مفادات کے عوض ایمان کے بجائے کفر کو اختیار کیا، بہت بڑے، دردناک اور ذلت والے عذاب کی وعید بیان فرمائی۔

آیت 179

آزمائش مومن اور منافق کو جدا کر دیتی ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو آزماتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون سچا مومن ہے اور کون ایمان کا محض زبانی دعویٰ کر رہا ہے۔اللہ بذاتِ خود تو ہر انسان کی باطنی کیفیات سے واقف ہے۔یہ غیب کے معاملات ہیں جو اللہ جانتا ہے یا اِس میں سے کچھ سے اپنے رسولوں کو آگاہ فرما دیتا ہے۔عام لوگوں پر انسانوں کی باطنی کیفیات ظاہر ہوتی ہیں آزمائشوں کے دوران اُن کے رویّوں سے۔اللہ ہمیں ایمان کی دولت عطا فرمائے اور اگر کوئی آزمائش آجائے تو اِس ایمان پر ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیت 180

بخل روزِ قیامت گلے کا طوق ہوگا

اِس آیت میں وعید سنائی گئی کہ بخل کرنا انسان کے حق میں خیر نہیں بلکہ شر ہے۔روزِ قیامت بچا بچا کر رکھا ہوا مال طوق کی صورت میں سامنے آئے گا اور اِس طوق سے انسان کو جکڑ دیا جائے گا۔اللہ ہمیں اپنی راہ میں مال لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیات 181 تا 184

یہود کی گستاخیاں اور جھوٹ

اِن آیات میں یہود کی شرارتوں کا بیان ہے۔اُنہوں نے اللہ کی شان میں یہ گستاخی کی کہ اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے گویا اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں (معاذ اللہ)۔اللہ نے فرمایا کہ اُن کی یہ گستاخی نوٹ کر لی گئی ہے اور سابقہ جرائم بھی۔اُنہیں اِن جرائم کی بھرپور سزا مل کر رہے گی۔نبی ﷺ پر ایمان لانے کے حوالے سے یہود نے یہ جھوٹ تراشا کہ اللہ نے ہمیں پابند کر دیا ہے کہ صرف اُس نبی کو مانیں جن کی پیش کردہ قربانی کو آسمان سے آ کر آگ چٹ کر جائے۔فرمایا کہ اِس سے پہلے رسول آئے تھے واضح نشانیوں کے ساتھ اور اِن کے بیان کردہ معاملہ کے ساتھ لیکن اِنہوں نے اُن کو جھٹلایا اور کئی انبیاء کو شہید کر دیا۔نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہود کی مخالفت سے دلگیر نہ ہوں، یہ اِن کی قدیم روش ہے۔

آیت 185

اصل کامیابی جہنم سے نجات ہے

اِس آیت میں ایک یقینی حقیقت کا ذکر کیا گیا کہ ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے۔دنیا، دارالعمل ہے اور دارالجزاء آخرت ہے۔اُس روز جو خوش نصیب جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ اصل کامیابی کو پا گیا۔یہ دنیا کی رعنائیاں دھوکہ کا سامان ہیں۔اِن کے فریب میں آ کر انسانوں کی اکثریت آخرت کی تیاری سے غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔بقولِ اقبال :

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا

آیت186

اللہ کی راہ میں تکلیف دہ اُمور آتے ہی رہیں گے

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ کی راہ کانٹوں سے بھری گزرگاہ ہے۔ یہاں بار بار آزمائشیں آئیں گی اور مال وجان کی قربانی دے کر اپنے مخلص ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا۔ پھر مشرکین اور اہلِ کتاب سے اذیت ناک طنزیہ باتیں سننا پڑیں گی۔ ایسے میں جو اہلِ ایمان صبر اور تقویٰ کی روش پر قائم رہے تو یہ بڑے ہی ہمت اور ثبات کے مظاہر میں سے ہے۔

آیت187

اہلِ کتاب کی اللہ کی کتاب کے ساتھ بے وفائی

اِس آیت میں ذکر کیا گیا کہ اللہ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اللہ کی کتاب کی تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں گے اور اُن تعلیمات میں سے کچھ بھی نہیں چھپائیں گے۔ اُنہوں نے بدعہدی کی، اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور اپنے اوقات، اللہ کی کتاب کے بجائے دنیا داری میں لگا کر گویا دنیا کے حقیر سے مفادات کے تحت اللہ کی کتاب کا سودا کر لیا۔ پس برا سودا ہے جو اُنہوں نے کیا۔ بدقسمتی سے آج یہی جرم اُمتِ مسلمہ قرآن کے ساتھ کر رہی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے رویّہ کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات188 تا 189

تعریف وتحسین کی خواہش عذاب سے دوچار کردے گی

آیت **188** میں ایسے لوگوں کو وعید سنائی گئی جو اپنی کاوشوں پر اتراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں پر بھی اُن کی تحسین کی جائے جو اُنہوں نے کیے ہی نہیں۔ یہ روش انتہائی خطرناک ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کے ہاں دردناک عذاب ہے۔ آیت **189** میں فرمایا گیا کہ آسمانوں اور زمین کا کل اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ گویا انسان کی خیر اسی میں ہے کہ خود کو اللہ کی مرضی کے تابع کردے۔

آیت190

کائنات کی تخلیق پر غور اللہ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ

اِس آیت میں اللہ کی معرفت کے حصول کا ایک ذریعہ آسمان وزمین کی تخلیق اور رات اور دن کے الٹ پھیر پر غور وفکر کو قرار دیا گیا۔ اتنی بڑی کائنات کی تخلیق اور اِس کا ایک طے شدہ ضابطہ کے ساتھ مسلسل کام کرنا اِس بات کی دلیل ہے کہ کوئی ہستی ہے اِس کی بنانے والی اور پھر اسے چلانے والی :

حق میری دسترس سے باہر ہے
حق کے آثار دیکھتا ہوں میں

آیات191 تا 192

سلوکِ قرآنی - ذکر وفکر

اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ آیاتِ آفاقی پر غور وفکر کر کے معرفتِ ربّانی حاصل کرنے والے خردمند اب اللہ کو یاد رکھتے ہوئے اُس کی تخلیق پر مزید غور کرتے ہیں اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات میں ہر شے بامقصد ہے :

برگِ	درختانِ	سبز	در	نظرِ	ہوشیار

ہر	ورقے	دفتریست	معرفتِ	کردگار

ہر شے اللہ کی اطاعت کر رہی ہے اور ہمیں بھی کرنی چاہیے۔ ہمارا ضمیر ہمیں اسی مقصد کی یاد دلاتا ہے۔ ہمارے باطن میں ضمیر کی آواز بھی بے مقصد نہیں۔ برائی پر اِس کی ڈانٹ اور نیکی پر تحسین مکافاتِ عمل کی دلیل ہے۔ دنیا میں برائی کا برا اور نیکی کا اچھا نتیجہ نہیں نکلتا۔ نتائج کسی اور جہان میں ظاہر ہوں گے۔ جن لوگوں نے کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ کر نیکی کی وہ سرخرو ہوں گے۔ جنہوں نے اِس کے برعکس روش اختیار کی وہ اپنے اصل مقصد سے ہٹ گئے۔ بے مقصد شے کوڑا کرکٹ ہے اور آگ میں جلائے جانے کے ہی لائق ہے۔ لہٰذا خردمند اللہ سے دعا کرتے ہیں :

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿﴾ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ط
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿﴾

"پس (اے اللہ) تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔اے ہمارے رب جس کو تو نے داخل کر دیا آگ میں، اُس کو تو تو نے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مدد گار نہیں ہے"۔

گویا ذکر وفکر سے خردمند توحید سے آغاز کرتے ہوئے ایمان بالآخرۃ تک سفر کر لیتے ہیں۔یہ ذکر وفکر ہی سلوکِ قرآنی ہے جس سے انسان معرفت کے خزانوں تک پہنچتا ہے۔بقولِ اقبال:

جز بہ قرآں ضیغمی روباہی است
فقرِ قرآں اصلِ شاہنشاہی است
فقرِ قرآں؟ اختلاطِ ذکر و فکر
فکر را کامل نہ دیدم جز بہ ذکر

آیات 193 تا 194

تکمیلِ ایمان اور ایمان افروز دُعائیں

اِن آیات میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔غور وفکر کے ذریعہ توحید اور آخرت پر ایمان لانے والوں کے سامنے جیسے ہی کسی نبی کی دعوتِ ایمان آتی ہے وہ ابوبکر صدیقؓ کی طرح لپک کر اُسے قبول کرتے ہیں۔اِس لیے کہ :

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ ہی میرے دل میں ہے

اب یہ بندے اللہ تعالیٰ کے سامنے دستِ سوال دراز کر کے عرض کرتے ہیں کہ :

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿﴾

"اے رب ہمارے پس تو بخش دے ہمارے گناہ اور دور کر دے ہم سے ہماری خطائیں اور ہمیں وفات دے نیکو کاروں کے ساتھ۔اے رب ہمارے تو ہمیں (وہ سب کچھ) عطا فرما کہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کے ذریعے سے اور روزِ قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا بیشک تو وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے"۔

یعنی تیرا نبیوں کے ذریعہ کیا گیا وعدہ سچا ہے، ہمیں اِس وعدہ کا مصداق بنا دے۔آمین!

آیت 195

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر

اِس آیت میں اللہ نے مومنوں کی دعاؤں کی قبولیت کی بشارت دی۔مزید فرمایا کہ عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت دونوں کو اس کا بدلہ مل کر رہے گا۔گویا عمل کے میدان میں مرد اور عورت کے لیے آگے بڑھنے کے یکساں مواقع ہیں (صرف خاندان میں بیوی کو شوہر کے تابع کیا گیا ہے۔النساء: 34)۔اللہ کو خاص طور پر اُن لوگوں کا عمل محبوب ہے جنھوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی، اللہ کی راہ میں تکالیف برداشت کیں، دشمنانِ حق سے جنگ کی اور جامِ شہادت نوش کیے۔اللہ اُن کی خطائیں معاف فرمائے گا اور اپنے خاص بدلہ کے طور پر جنت کی نعمتوں سے شاد کام فرمائے گا۔

آیات 196 تا 198

کافروں کی سرگرمیوں کا اثر نہ لو

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اُن کے توسط سے اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ کافروں کی سرگرمیوں اور بھاگ دوڑ سے مرعوب نہ ہو۔یہ وقتی ابھار ہے اور اُن کے لیے محض "چار دن کی چاندنی" ہے۔عنقریب اُن کی "اندھیری رات" آنے والی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔اِس کے برعکس اہلِ ایمان کی مشکلات وقتی ہیں۔عنقریب اُنھیں جنت کی ابدی نعمتیں حاصل ہوں گی جن کا درجہ بھی ابتدائی ضیافت کا ہوگا۔اصل نعمت وہ ملے گی جسے صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

آیت199

اہلِ کتاب میں بھی صالحین ہیں

اِس آیت میں بشارت دی گئی کہ اہلِ کتاب میں بھی ایسے صالحین ہیں جو اللہ، اُس کے آخری رسول ﷺ اور قرآنِ حکیم پر ایمان لائیں گے۔ وہ دنیا کے وقتی مفادات کے عوض اللہ کے کلام کا سودا نہیں کریں گے۔ ایسے سعادت مندوں کا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہے۔

آیت200

فلاحِ اخروی کے لیے چار ہدایات

سورۂ آلِ عمران کی اِس آخری آیت میں اہلِ ایمان کو فلاحِ اُخروی کے حصول کے لیے چار ہدایات دی گئیں :

i- اللہ کی راہ میں استقامت کے ساتھ ڈٹے رہو۔

ii- صبر و استقامت میں کفار سے بازی لے جاؤ۔

iii- آپس میں مربوط رہو اور نظم کی پابندی کرتے رہو۔

iv- اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔

اللہ ہمیں اِن ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں فوز و فلاح کی نعمت مرحمت فرمائے۔ آمین!

سورۃ النساء

قرآنِ کریم کو زینت دینے والی سورۂ مبارکہ

سورۂ نساء کی عظمت کے حوالے سے سنن دارمی میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

وَالنِّسَاءُ مُحَبِّرَةٌ ...... ''اور سورۂ نساء قرآنِ حکیم کو سجاوٹ دینے والی ہے''۔

سورۂ مبارکہ کے مضامین کا تجزیہ :

آیات 1-43	اسلام کی معاشرتی ہدایات جن کا ہدف ہے معاشرہ کے ہر فرد کے مال، جان اور آبرو کا احترام اور تحفظ
آیات 44 - 57	یہود کے جرائم کا بیان
آیات 58 - 149	اہلِ ایمان سے خطاب۔ منافقین کی تین کمزوریوں کی مذمت۔ یہ کمزوریاں ہیں: اطاعتِ رسول ﷺ سے گریز، ہجرت سے پہلوتہی اور اللہ کی راہ میں جنگ سے فرار۔
آیات 150 - 176	اہلِ کتاب کے جرائم اور اہلِ ایمان کے لیے ہدایات

آیت1

مساواتِ انسانی کی اساسات

اِس آیت میں تمام لوگوں کو اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی دوبار تلقین کی گئی۔ یہ حقیقت بھی واضح کی گئی کہ تمام انسان برابر ہیں کیوں کہ سب کا خالق اللہ ہے اور سب کے والدین حضرت آدم اور اماں حوا سلامٌ علیھما ہیں۔ نسل کی بنیاد پر کسی انسان کو دوسرے انسان پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ اِس آیت میں تقویٰ کا ایک مظہر یہ بھی بتایا گیا کہ رحمی رشتوں کا پورا ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے۔

آیات2 تا 10

خواتین اور یتیموں کے حقوق

ان آیات میں خواتین اور یتیموں کے حقوق کا بیان ہے۔

خواتین کے مندرجہ ذیل حقوق کا بیان ہوا :

i- ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں اُن کے درمیان عدل لازم ہے۔

ii- بیویوں کو اُن کے مہر خوشی خوشی ادا کرو۔

iii- وراثت کا مال تھوڑا ہو یا زیادہ، اُس میں جس طرح مردوں کا حصہ ہے اسی طرح عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

یتیموں کے درج ذیل حقوق بیان کیے گئے :

i- یتیموں کا مال مت کھاؤ۔

ii- یتیموں کے اچھے مال کو اپنے ردّی مال سے مت بدل لو۔

iii- اگر عدل نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو یتیم لڑکیوں یا یتیموں کی ماؤں سے نکاح مت کرو۔

iv- یتیم کے مال کی حفاظت کرو جب تک کہ وہ سمجھدار نہ ہو جائیں۔

v- یتیم کے مال کی حفاظت کا معاوضہ نہ لو۔ البتہ اگر کوئی تنگدست ہو تو مناسب حد تک لے سکتا ہے۔

vi- جب یتیم سمجھدار ہو جائے تو گواہوں کی موجودگی میں اُس کا مال اُس کے حوالے کر دیا جائے۔

vii- یتیموں کا اِسی طرح خیال رکھو جیسے تم اپنے بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تمنا کرو گے اُس صورت میں کہ اگر خدانخواستہ تمہارا انتقال ہو جائے اور وہ یتیم ہو جائیں۔

viii- یتیم کا مال کھانے والے درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور روزِ قیامت جہنم میں داخل ہوں گے۔

آیات 11 تا 12

احکاماتِ وراثت

اِن آیات میں اللہ نے وراثت کے اُصولی احکامات عطا فرمائے ہیں۔ وراثت میں اولاد، والدین، شوہر اور بیوی کے حصوں کا تناسب بیان کیا گیا۔ اسی طرح اگر مرنے والے کے والدین یا اولاد نہ ہو تو ایسے شخص کو کلالہ کہا جائے گا۔ کلالہ کی وراثت اُس کے بہن بھائیوں میں تقسیم ہوگی۔ ماں شریک بہن بھائیوں کے حصہ کی وضاحت آیت 12 میں کر دی گئی۔ وراثت کے تفصیلی احکامات فقہ کی کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

آیات 13 تا 14

حدود اللہ کی اہمیت

اِن آیات میں احکاماتِ خداوندی کو حدود اللہ قرار دیا گیا۔ جو بھی ان حدود کی پاسداری کرے گا وہ ہمیشہ ہمیش کی جنت کا حق دار ہوگا۔ اِس کے برعکس جو شخص ان حدود کو پامال کرے گا ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کے ذلت آمیز عذاب سے دوچار ہوگا۔

آیات 15 تا 16

بدکاری کی سزا

اِن آیات میں کھلی بے حیائی کرنے والوں کے لیے سزاؤں کا ذکر ہے۔ اگر مسلمان عورت کسی غیر مسلم سے بدکاری کی مرتکب ہو اور چار مرد اِس جرم کے گواہ ہوں تو اُسے تاحیات گھر میں قید کر دیا جائے اِلّا یہ کہ شریعت میں اُس کے لیے کوئی اور حکم آ جائے (بعدازاں سورۂ نور میں زنا کی سزا بیان کر دی گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ اِسی طرح مسلمان مرد اور عورت باہم بدکاری کریں یا دونوں مسلمان باہم ہم جنس پرستی کا جرم کریں تو اُن کو بھی تکلیف دہ سزا دو یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں۔

آیات 17 تا 18

توبہ کا بیان

آیت 17 میں فرمایا گیا کہ اگر کوئی انسان نادانی میں گناہ کرے اور پھر فوری طور پر سچی توبہ کرے تو اللہ ضرور اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ سچی توبہ کی شرائط حسبِ ذیل ہیں:

i- گناہ پر حقیقی ندامت اور افسوس ہو۔

ii- آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔

iii- گناہ کو عملاً ترک کر دیا جائے۔

iv- کسی بندے کے ساتھ زیادتی کی صورت میں اُس کا حق لوٹایا جائے یا اُس سے معاف کرایا جائے۔

آیت 18 میں فرمایا کہ ایسے شخص کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی جو عین موت کے وقت توبہ کرے یا مرے اِس حال میں کہ وہ کافر ہو۔

آیات 19 تا 21

خواتین کے حقوق

اِن آیات میں خواتین کے مندرجہ ذیل حقوق بیان کیے گئے :

i- کسی عورت کو اُس کی مرضی کے بغیر زبردستی گھر میں قید نہ کیا جائے۔ اِس کی کئی صورتیں ہیں۔ سوتیلی ماں کو گھر سے جانے نہ دینا تاکہ اُسے ملنے والا وراثت کا مال گھر سے نکل نہ جائے۔ بہن یا بیٹی کا نکاح نہ کرنا تاکہ اُس کی ملکیت کا مال گھر سے نہ نکل جائے۔ بیوی کو اُس کی علیحدگی کی خواہش کے باوجود طلاق نہ دینا کیونکہ وہ اپنی ملکیت کا مال لے کر چلی جائے گی۔ کسی خاتون سے زبردستی نکاح کر لینا تاکہ اُس کے مال پر قبضہ کر لیا جائے وغیرہ۔

ii- کوئی عورت کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے تو پھر اُسے زبردستی گھر میں محصور کیا جاسکتا ہے یا شوہر ایسی عورت سے دیا ہوا مال لے سکتا ہے۔ حدزنا آنے کے بعد یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا۔

iii- بیویوں سے حسنِ سلوک کیا جائے۔ اگر وہ آج تمہیں ناپسند ہیں تو ممکن ہے کہ کل اُن کا کوئی خیر ظاہر ہو جائے۔

iv- اگر بیوی کو طلاق دی جارہی ہو تو جو بھی مہر یا تحائف اُسے دیئے ہیں اُن میں سے کوئی شے اُس سے واپس نہ لی جائے۔

آیات 22 تا 25

کن خواتین سے نکاح حرام ہے

آیت 22 میں فرمایا کہ سوتیلی ماں سے نکاح مت کرو۔ یہ بہت بڑی بے حیائی اور اللہ کو ناراض کرنے والا عمل ہے۔ آیت 23 اور 24 میں بارہ ابدی محرم خواتین (جن سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا) اور دو عارضی محرم خواتین (جن سے وقتی طور پر نکاح نہیں ہوسکتا) کی فہرست دی گئی ہے۔ ابدی محرم خواتین میں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، خوشدامن، سوتیلی بیٹی (جس کی والدہ سے تعلق قائم کیا جاچکا ہو) اور بہو شامل ہیں۔

دو عارضی محرم خواتین حسبِ ذیل ہیں:

i- بیوی کی بہن۔ دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ اگر ایک خاتون کو طلاق دے دی جائے یا اُس کا انتقال ہو جائے تو پھر اُس کی بہن سے نکاح ہوسکتا ہے (حدیث نبوی ﷺ میں بیوی کی بہن کے علاوہ اُس کی پھوپھی، بھتیجی، خالہ اور بھانجی سے بھی نکاح کی ممانعت آئی ہے۔)

ii- منکوحہ خاتون۔ اگر منکوحہ خاتون کا شوہر فوت ہو جائے یا اُسے طلاق دے دے تو عدت کے بعد اُس خاتون سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

آیت 24 میں مزید فرمایا کہ اِن محرمات کے علاوہ دیگر خواتین سے نکاح ہوسکتا ہے بشرطیکہ اُنہیں طے شدہ مہر ادا کیا جائے اور ارادہ گھر بسانے کا ہو نہ کہ محض وقتی لذت لینے کا۔ اگر بیوی طے شدہ مہر میں سے کچھ چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

آیت 25 میں فرمایا کہ اگر آزاد مسلمان عورت سے نکاح کی حیثیت نہ ہو تو کسی مسلمان کنیز سے اُس کے مالک کی اجازت سے نکاح کر لیا جائے۔ کنیز سے نکاح میں مالی بار کم پڑتا تھا کیونکہ اُس کا مہر کم مقرر ہوتا تھا اور اُس کا خرچ مالک برداشت کرتا تھا۔ البتہ نکاح کے بعد کنیز، مالک کی خدمت تو کر سکتی ہے لیکن اُس کا جنسی تعلق صرف شوہر کے ساتھ ہوگا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ صبر ہی کیا جائے اور کنیز سے نکاح نہ کیا جائے۔

www.hamditabligh.net

نام کتاب　　　خلاصۂ مضامینِ قرآن ...... چوتھا پارہ

طبع اوّل (مئی 2009ء)　　　1000

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال فون: 4993464-65

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون : 5340022-24

3- 11 – داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4306040-41

5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 021-8740552

6- A-305، بلاک-I، نزد مدنی مسجد، نارتھ ناظم آباد فون: 6034673

7- مکان نمبر LS-9، سیکٹر 11/A، نارتھ کراچی۔ فون: 6997589، 6034673

8- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 5478063

9- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 6337346

10- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0321-9261317

11- قرآن مرکز، R-20، پاپوئیر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33 فون: 021-7091023

12- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681

13- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی نمبر 2۔

14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

15- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ، کراچی۔

فون: o21-8320947 0300-2153128

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور**: A-67، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون: (042)6366638-6316638

فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون: (042)5845090

2- **تیمرگرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمرگرہ، ضلع دیر پائین۔

فون: (0945)601337

3- **پشاور**: A-18، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون: (091)2214495-2262902 موبائل: 0300-5903211

4- **مظفرآباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: (0992)504869

5- **اِسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔

فون: (051)4434438-4435430 موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0 3 3 3 - 5 1 3 3 5 9 8 ای میل:

gujarkhan@tanzeem.org

7- **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)

فون: (055)3015519-3891695 موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل، تحصیل عارف والا، ضلع پاک پتن۔

فون: (0457)830884

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: 2624290 (041)

10- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: (047)7628361

11-**ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: 521070 (061)

مکان نمبر 1-903-D/4 فردوسیہ سٹریٹ محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212 (061)

12-**ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون: 2251104(063)

13-**سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ۔ فون: 5631074(071)

موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org

14-**حیدرآباد**: مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آئس کریم شاپ، مین قاسم آباد روڈ۔

فون: 652957(0222) موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org

15-**کوئٹہ**: مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔

فون: 2842969(081) موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org